83191 ـ کیا وہ فرضی حج کی ادائیگی کرے یا کہ اس مال سے بیٹے کی شادی؟

سوال

اگر کوئی شخص فرضی کرنا چاہے اور اس کا بیٹا شادی کی عمر میں ہو تو کیا اسے پہلے بیٹے کی شادی میں مال صرف کرنا چاہیے یا کہ وہ اپنا فریضہ حج کی ادائیگی کرے، دونوں میں افضل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ اگر بیٹا شادی کا محتاج ہو اور شادی کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہو تو والد اس کی شادی کے اخراجات کر کے اس کی شادی کرے، کیونکہ شادی کی حاجت کھانے پینے سے کم نہیں ہو سکتی، اس لیے یہ واجب کردہ نفقہ و اخراجات میں شامل ہوگی.

المرداوی نے " الانصاف " میں کہا ہے کہ:

" آباء و اجداد اور بیٹوں اور پوتوں وغیرہ میں سے جن کا خرچ آدمی کے ذمہ واجب ہے اس کی عفت و عصمت کا بھی خیال کرنا اس پر واجب ہے، امام احمد کے مسلك میں بھی صحیح یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: الانصاف (9 / 204).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بعض اوقات انسان کے لیے شادی کی ضرورت بالکل اسی طرح ہو جاتی ہے جس طرح کھانا پینا ضروری ہوتا ہے، اسی لیے اہل علم کا کہنا ہے کہ: اگر مال کی وسعت ہو تو آدمی کے لیے اپنے ذمہ واجب خرچ والے شخص کی شادی کرنا واجب ہے.

چنانچہ اگر بیٹا شادی کا محتاج ہو اور اس کے پاس شادی کر اخراجات نہ ہوں تو والد کے لیے اپنے بیٹے کی شادی کرنا واجب ہے، لیکن میں نے سنا ہے کہ بعض باپ اپنی جوانی کی حالت بھول کر بیٹے کو کہتے ہیں اپنی کمائی سے شادی کرو، جو کہ جائز نہیں، بلکہ اگر وہ بیٹے کی شادی کرنے پر قادر ہو تو اس کے لیے بیٹے کی شادی کے اخراجات برداشت نہ کرنا حرام ہیں، جب باپ طاقت ہونے کے باوجود بیٹے کی شادی نہیں کرتا تو قیامت کے روز بیٹا

والد کے خلاف مقدمہ دائر کریگا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام (140 ـ 141).

دوم:

اور اگر بیٹے کی شادی اور والد کا فرضی حج آپس میں معارض ہو کہ والد کے پاس مال دونوں کاموں میں سے صرف ایك کے لیے کافی ہو تو پھر بیٹے کے نکاح میں دیکھا جائیگا کہ آیا ابھی ضروری ہے یا کہ اس میں تاخیر کرنا ممکن ہے ؟

اور اگر بیٹا نکاح کا محتاج ہو اور اس کے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو تو نکاح اس کے اپنے حج پر مقدم کیا جائیگا، اور اسی طرح والد کے حج پر بھی مقدم کیا جائیگا، اس کی دو وجہیں ہیں:

پہلی وجہ:

اس کی عفت و عصمت میں رکھنا، اور اسے حرام کام میں پڑنے سے بچانا واجب ہے، یہ تاخیر کا متحمل نہیں ہو سکتا، لیکن حج میں تاخیر ممکن ہو جب اللہ تعالی آسانی پیدا کرے تو حج کر لیا جائے.

دوسری وجہ:

باپ پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اس کے پاس اہل و عیال اور جن کا خرچ اسکے ذمہ واجب ہے کے اخراجات سے مال زیادہ ہو، اور یہاں بیٹے کی شادی کرنا اس کے لیے لازم ہے تا کہ بیٹا حرام کام میں نہ پڑے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ نکاح کی محتاج ہو اور اسے اپنے آپ پر مشقت میں پڑنے کا خدشہ ہو تو _ حج پر _ شادی مقدم کی جائیگی، کیونکہ یہ واجب ہے، اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور یہ نفقہ و اخراجات کی طرح ہی ہے، اور اگر خدشہ نہ ہو تو پھر حج مقدم ہو گیا؛ کیونکہ نکاح نفلی ہے، چنانچہ اسے فرضی حج پر مقدم نہیں کیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی (5 / 12).

آپ المجموع للنووی (7 / 71) کا بھی مطالعہ ضرور کریں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (27120) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر بیٹا نکاح کا محتاج نہ ہو، اور یا پھر نکاح مؤخر کرنے میں اس کے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ بھی نہ ہو تو اب اس کی شادی کرنی لازم نہیں بلکہ باپ اپنا فرضی حج ادا کرے؛ کیونکہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زائد مال کا مالك ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو اس کی وہاں تك جانے کی استطاعت رکھے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی سب جہان والوں سے غنی ہے آل عمران (97).

واللہ اعلم .